التَّوبَة

(Al-Tawba)

سورہ توبہ کی ابتدائی آیات میں کچھ مشرکین سے اس معاہدہ سے برأت کا اعلان ہے جو اہل امن نے مملکت الہیہ کی طرف سے ان کے ساتھ کیا تھا۔

اس تنسیخ کی تمام تر وجوہات بتانے کے بعد آیت نمبر ۲۸ میں کہا گیا یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِکُونَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا (اے ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں)(عمومی ترجمہ)

اس آیت کے غلط ترجمے اور من گھڑت شان نزول کی بنیاد پر ہم نے تمام غیر مسلم اقوام عالم کو نجس بنا ڈالا اور خود کو انتہائی ارفع و اعلیٰ بنا کر بڑی پاکیزہ قوم بن بیٹھے۔۔۔۔۔اور یہ بھول گئے کہ خالق کی نظر میں اس کے احکامات کی بنیاد پر عمل کرنے والے پاکیزہ ہوتے ہیں نہ کہ پیدائش کی بنیاد پر۔
یاد رکھئے نجس المشرکون ہیں نہ کہ تمام کی تمام اقوام عالم اور یہ خاص مشرک وہ ہیں جو مملکت کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔یہ کسی بھی طرح کسی مذہب کی بنیاد پر ناپسندیدہ نہیں قرار دئے گئے تھے۔

1	بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ
	مملکت الہیہ کا مشرکوں میں سے جن کے ساتھ تم نے عہد کئے برأت کا اعلان ہے۔
2	فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ

	پس انتہائی خوشحالی کے لئے عوام میں مسیحائی اختیار کرو اور جان رکھو کہ تم مملکت الهیه کو عاجز کرنے والے نہیں۔اور یہ کہ مملکت الهیه انکار کرنے والوں کو رسوا کرنے والی ہے۔	
3	وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ	
	اور مملکت الهیه کی طرف سے حج اکبر کے دور میں تمام لوگون کے لئے اعلان ہے کہ مملکت الهیه اور اس کا پیغامبران مشرکین سے بری ہے جو مملکت کے خلاف سازشیں کرتے ہیں ۔پس اگر" تم "باز آئے تو تمہارے لئے بہتر ہے،اور اگر تم لوٹے تو جان رکھو کہ تم مملکت الهیه کو عاجز کرنے والے نہیں اور انکار کرنے والوں کو دردناک سزا کی وعید سنادیں۔	
	مباحث:۔ آیت نمبر ۲ میں نصیحت کے باوجود بات جنگ کی کیفیت تک پہنچ گئی ہے اس لئے آیت نمبر ۳ میں ایسی قوم سے واضح طور پر برأت کا اعلان کر دیا گیا۔ حج اکبر کے بنیادی معنی ہیں "سب سے بڑی حجت "۔سورہ توبہ کی بنیاد ہی ان لوگوں سے نمٹنا ہے جو تمام تر حجت کے باوجود بات ماننے کو تیار نہیں۔اور اپنی ریشہ دوانیوں سے مملکت الهیه کے لئے مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اگلی آیت میں ان لوگوں کو مستثنیٰ بھی قرار دیا ہے جو کسی تخریبی کارروائیوں میں ملوث نہیں۔	
4	إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ	

	مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچایا اور تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی سو ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کر دو بے شک مملکت الہیہ احکامات سے ہم آہنگ رہنے والوں کو پسند کرتی ہے۔	
	مباحث:۔ دیکھ لیجئے کہ جن مشرکین کے ساتھ مملکت الہیہ نے معاہدے کئے تھے اور انہوں نے کسی قسم کی عہد شکنی نہیں کی اور نہ ہی مملکت کے خلاف کوئی حرکت کی ان سے ان کے معاہدات کی مدت پوری کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔۔۔!!	
5	فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	پس جب پابندی والا دور گزر جائے تو ایسے بد عہدی کرنے والے مشرکوں کو تم جس حیثیت میں پاؤ لڑائی کرو اور ان کا مواخذہ کرو اور انہیں محصور کرو اور ان کے ہر راستے کی ناکہ بندی کرو پھر اگر وہ اعتراف جرم کر لیں اور معاہدے کو قائم کریں اور معاشرے کو خوشحالی عطا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک مملکت الہیہ بر بنائے رحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے	
	مباحث:۔ یاد رکھئے کہ اس سورہ میں صرف ان مشرکین کے خلاف بات ہو رہی ہے جن سے مملکت الہیہ نے عہد کیا تھا اور وہ عہد کی خلاف ورزی کرتے رہے۔	
6	وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ	

	اور اگر کوئی بدعہد مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ مملکت الہیہ کے احکامات سن لے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگ احکامات کا علم نہیں رکھتے ہیں۔	
7	كَيۡفَ يَكُونُ لِلۡمُشۡرِكِينَ عَهۡدٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِۦٓ إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّمۡ عِندَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِۖ فَمَا ٱسۡتَقَٰمُواْ لَكُمۡ فَٱسۡتَقِيمُواْ لَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُتَّقِينَ	
	بھلا بدعہد مشرکوں کے لیے مملکت الہیہ کے نزدیک معاہدہ کیوں کر ہو سکتا ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے ان احکامات کے مطابق ایسے معاہدات کئے جو کسی خاص صورتحال پر پابندی لگاتے ہیں۔ پس اگر وہ معاہدے کی پابندی کریں تو تم بھی معاہدے پر قائم رہو۔ بے شک مملکت الہیہ احکامات کی پابندی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔	

مباحث۔
اس آیت میں دو باتیں قابل غور ہیں۔۔،

قرآن کا یہ اعلان فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ (اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو بے شک مملکت الہیہ احکامات کی پابندی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔) کس کے متعلق ہے۔؟ دیکھیئے اگر مشرکین اپنے معاہدات پر قائم رہتے ہیں تو مملکت الہیہ بھی معاہدات کو پورا کرنے کی پابند ہے۔ نہ صرف پابند ہے بلکہ وہ قوم پسندیدہ قوم ہوگی جو اپنے معاہدات پورے کرے گی۔۔ وہ قوم جو مشرک ہے کس طرح نجس ہو سکتی ہے جسے پسندیدہ کہا گیا ہو۔
اس کا مطلب صاف ہے کہ کوئی بھی قوم اپنے اعمال کی وجہ سے نجس کہلائے گی نہ کہ پیدائشی عقیدے کی بنیاد پر۔۔
آیئے اسی آیت کا ذرا غمومی ترجمہ بھی دیکھ لیں تاکہ مفسرین کی عقل کا ماتم کیا جا سکے۔
(بھلا مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے ہاں عہد کیوں کر ہو سکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا ہے اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے) غمومی ترجمہ
اس آیت کے غمومی ترجمے سے پتہ چلا کہ کچھ لوگوں کے ساتھ کسی جگہ کے نزدیک جسے مسجد حرام کہا گیا ہے معاہدات ہوئے تھے۔
چلیئے بفرض محال ایک لمحے کے لئے ہم نے مان لیا کہ مکہ میں موجود عبادتگاہ کا نام مسجد حرام ہے۔۔۔!! تو سوال ہوگا کہ قرآن میں صرف ایک ہی مسجد حرام کا ذکر ہے۔۔ دو کا نہیں۔۔۔، اور جس مسجد حرام کا ذکر اس آیت میں آیا ہے وہ تو مدینہ میں ہی ہو سکتی ہے۔۔ کیونکہ مملکت اسلامی کے معاہدات تو دارالحکومت میں ہی ہوتے تھے۔۔۔!! یا یہ کہ دارالحکومت مدینہ نہیں بلکہ مکہ تھا۔۔ اور اگر یہ بات غلط ہے کہ مکہ کبھی دارالخلافہ رہا ہی نہیں تو مکے کو مسجد حرام کب اور کیوں بنا دیا گیا۔۔؟
اور اگر یہ حقیقت ہے کہ مکہ کو دارالخلافہ یا مسجد حرام کی حیثیت حاصل ہی نہ تھی تو پھر مکے کے گرد گھومنے والا سارے کا سارا اسلام مصنوعی ہے۔۔۔!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سوچئے اور غور سے سوچیئے کہ۔۔۔۔
مسجد حرمین الشریفین کی اصطلاح کب اور کیوں گھڑی گئی۔۔؟ تاکہ مسلمانوں کی خون پسینے کی کمائی کو حج کے نام پر اپنی عیاشی کے لئے لوٹا جا سکے۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ	8

	کیوں کر ان سے معاہدات نہ ختم کئے جائیں جب کہ اگر وہ تم پر غلبہ پائیں تو تمہارے معاملے میں نہ تو کسی استثنیٰ کالحاظ کریں اور نہ ذمہ داری کا۔ تمہیں اپنی باتوں سے راضی کرتے ہیں اور ان کے دل اس کو نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر قانون شکن۔	
9	اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	انہوں نے مملکت الٰہیہ کے احکامات کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے بیچ دیا نتیجتاً مملکت الٰہیہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ بے شک برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔	
10	لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ	
	یہ لوگ کسی بھی مومن کے حق میں نہ استثنیٰ کا خیال کرتے ہیں اور نہ معاہدے کا اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔	
11	فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ	
	اگر یہ اعتراف جرم کرلیں اور نظام مملکت سے کئے معاہدہ کو قائم کریں اور معاشرے کو خوشحالی عطا کریں تو نظام حیات میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم سمجھ دار لوگوں کے لیے احکامات فیصلہ کن بیان کرتے ہیں۔	
12	وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ	
	اور اگر وہ معاہدہ کرنے کے بعد اپنے واعدوں سے پھر جائیں اور تمہارے نظام حیات پر طعن و تشنہ کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑائی کرو تاکہ وہ باز آئیں۔ یقیناً ان کے واعدوں کا کوئی اعتبار نہیں۔	

13	أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ	
	تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنے واعدوں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر کو اپنے موقف سے نکالنے کی ہمت کی۔ اور لڑائی کی شروعات پہلے انہوں نے کی۔ کیا تم ان کی طرف جھکاؤ رکھتے ہو جبکہ مملکت الہیہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اس کی طرف جھکاؤ رکھو اگر کہ تم مومن ہو۔	
14	قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ	
	ان سے لڑو تاکہ مملکت الہیہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے سزا دے اور انہیں ذلیل کرے اور ان کے خلاف تمہاری مدد کرے اور مومنوں کی قوم کے صدور کو سکون عطا کرے۔ سکون عطا کرے۔	
15	وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	
	اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے اور مملکت الہیہ اپنے قانون مشیت کے مطابق اس شخص کی طرف جو اس کا اہل ثابت کرتا ہے رجوع کرتا ہے اور مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم والا ہے۔	
16	أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ	
	کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی مملکت الہیہ نے ایسے لوگوں کو پہچانا ہی نہیں ہے جنہوں نے تم میں سے جدوجہد کی اور مملکت الہیہ اور مومنوں کے سوا کسی کو سرپرست نہیں بنایا اور مملکت الہیہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔	

17	مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ	
	مشرکوں کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ احکامات الہیہ کو زندگی میں بسائیں۔۔،جب کہ وہ اپنے چال چلن سے کفر کی گواہی دے رہے ہوں۔۔، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال بے نتیجہ ثابت ہوئے اور وہ ہمیشہ دشمنی کی آگ میں رہنے والے ہیں۔	
18	إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ	
	مملکت الہیہ کے احکامات کو اپنی زندگی میں وہی بساتا ہے جو مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم کرتا ہے اور مکافات عمل کے وقت بھی امن میں ہوتا ہے اور جنہوں نے مملکت الہیہ کے نظام کو قائم کیا اور معاشرے کو خوشحالی عطا کی۔۔،اور مملکت الہیہ کے علاوہ کسی طرف نہ جھکا۔۔، سو بہت ممکن ہے کہ ایسے لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں۔	
19	أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ	
	کیا تم لوگوں نے احتجاج کرنے والوں کو اور احکامات ممنوعہ کو زندگی میں بسانے والوں کی حاجت روائی کو اس شخص کے کام کے برابر ٹھیرا لیا ہے جس نے احکامات الہی کے ذریعے امن قائم کیا اور انجام کار امن کو قائم رکھا اور جس نے مملکت الہیہ کی راہ میں جدجہد کی۔۔۔!! مملکت الہیہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہیں اور مملکت الہیہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔	

مباحث:۔
وہ لوگ جو مملکت الہیہ کی نظر میں اعلیٰ وارفع درجات کے حقدار ہیں ان کی مزید وضاحت اگلی آیت میں آرہی ہے۔، جہاں واضح ہوجائے گا کہ "احتجاج کرنے والوں اور احکامات ممنوعہ کو زندگی میں بسانے والوں پر" کن کو فوقیت دی گئی ہے اور کیوں۔

20 الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

مملکت الہیہ کے نزدیک تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جنہوں نے امن قائم کیا اور جنہوں نے اس کی راہ میں پرانے نظریات کو چھوڑا اور جان ومال سے جدوجہد کی۔۔وہی کامیاب لوگ ہیں۔

مباحث:۔
جی ہاں وہ لوگ جو اجتماعات میں احتجاج کے لئے آنے والوں کے کھانے پینے کا انتظام کرنے اور ان احکامات پر عمل پیرا ہونے کو ہی کافی سمجھتے ہیں جن کے ذریعے کچھ اعمال پر پابندی لگائی گئی ہو تو اصلاً یہ کافی نہیں ہے اور ان لوگوں کی برابری نہیں کرسکتے جو عملی جدجہد اور قربانیاں دے کر معاشرے میں امن قائم کرتے ہیں۔

21 يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

ان کا نظام ربوبیت ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور خوشحال ریاستوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی ہے۔

22 خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

وہ ان میں ابدالآباد رہیں گے۔کچھ شک نہیں کہ مملکت الہیہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

23	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ	
	اے امن قائم کرنے والو، اپنے سرداروں اور ساتھیوں کو (برادری کو) اگر وہ امن کے قائم کرنے کے مقابلے میں احکامات کے انکار کو پسند کریں تو ایسے لوگوں کو سرپرست نہ بناؤ تم میں سے جو ان کی طرف رخ کرے گا تو وہی تو ظالم لوگ ہیں۔	
24	قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ	
	کہہ دو۔ اگر تمہارے پیشوا اور پیروکار اور تمہاری جماعتیں اور تمہارے معاشرے کے ساتھی اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جسکی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ مسکن جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں مملکت الٰہیہ اور اس کی راہ میں جدجہد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ مملکت الٰہیہ اپنا حکم بھیجے اور مملکت الٰہیہ قانون شکنوں کو راستہ نہیں دکھاتا ہے۔	
25	لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ	

	قوانین قدرت بہت سے علاقوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور اس دن جب کہ تم انتہائی مشتاق تھے جب کہ تم اپنی کثرت پر خوش تھے لیکن وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔	
	مباحث:۔ حنین۔۔مادہ ح ن ن ۔۔، معنی مشتاق	
26	ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ	
	پھر مملکت الہیہ نے اپنے پیامبر اور امن قائم کرنے والوں کو تسلی عطا کی اور اس نے فوجی بھیجے جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ اس نے انکار کرنے والوں کو سزا دی، اور یہی کافروں کی سزا ہے،	

مباحث:۔

اس آیت سے کچھ مفسرین ایک غیر مرئی مخلوق کے لئے جواز پیدا کرتے ہیں کہ یہ وہ فوج تھی جسے انسان نہیں دیکھ سکتا ہے۔

حالانکہ اس آیت کا مفہوم صرف یہ ہے کہ جو فوج مملکت کی طرف سے بھیجی گئی تھی وہ ان مومنین نے نہیں دیکھی جن سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ غیر مرئی مخلوق کی نفی کئی مقامات پر پہلے بھی کر چکے ہیں۔ اس مقام پر صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ جس مخلوق کو فرشتہ کہا جاتا ہے اگر اس کی صفات میں سے صرف ایک صفت ہی کسی مخلوق میں موجود ہو تو کسی جنگ کی ضرورت ہی نہیں۔ اور جس انداز سے مومنین کو جنگ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے وہ سب بے کار ہو جاتا ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ایسی مخلوق کا بھیجا جانا بے معنی ہے۔ اس طرح کی مخلوق کا تو ایک ہی فرد لاانتہا فوج کے لئے کافی ہے۔ سورہ انفال اور سورہ آل عمران کی آیات کے تحت جو بحث پیش کی تھی اسے ایک مرتبہ پھر بطور یاددہانی پیش خدمت ہے۔

لفظ ملک کا مادہ م ل ک ہے جس کے معنی میں قوت وطاقت کا ہونا پایا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ ایک عجوبہ یا دیومالائی مخلوق ہے جس کے بہت سارے پر ہوتے ہیں، جو اپنی خلقت بھی بدل سکتے ہیں، ایک ساعت میں اِدھر سے اُدھر ہزاروں میل کا سفر کر لیتے ہیں، جو نظر بھی نہیں آتے، دشمنوں کے سر قلم کر سکتے ہیں، ان کی انگلیوں کے پورے پورے کاٹ ڈالتے ہیں، لیکن عجیب بات ہے کہ پھر بھی جنگ کے دوران دشمن کے مقابلے کے لیے ایک نہیں ہزاروں کی تعداد میں بھیجے جاتے ہیں..!

درحقیقت قرآن اس قسم کی دیومالائی کہانیوں سے پاک ہے۔ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۹ ملاحظہ فرمایئے جس میں ایک ہزار ملائکہ کے آنے کا ذکر ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۴ میں تین ہزار اور آیت نمبر ۱۲۵ میں مزید پانچ ہزار کی نوید ہے۔ کفار کی یہ کون سی فوج تھی جس کے لیے اتنے ملائکہ کی ضرورت پڑ گئی؟ دیکھا جائے تو جن صفات کو ملائکہ سے منسوب کیا جاتا ہے ان سے متصف تو صرف ایک ہی ملک ہزاروں انسانوں پر بھاری ہے، پھر ہزاروں کیوں؟۔ دراصل یہ کوئی دیومالائی مخلوق نہیں تھی، بلکہ یہ مملکت کی فوجی نفری تھی جس نے اس مملکت کا دفاع کیا۔ قرآن میں کسی جگہ بھی کسی دیومالائی مخلوق کا ذکر نہیں ہے۔

ان آیات تک جن کفار اور مشرکین کا ذکر کیا گیا ہے انہی کے متعلق آیت نمبر ۲۸ میں کہا گیا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا دیکھ لیجئے کہ اس مقام پر مشرکوں کو عمومی لحاظ سے نہیں کہا گیا ہے بلکہ الْمُشْرِكُونَ کہ کر وہ خاص

27	ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	مزید یہ کہ مملکت الہیہ اس کے باوجود اس شخص کی طرف رجوع کرتا ہے جو چاہتا ہے۔اور مملکت الہیہ با رحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔	
28	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	
	اے امن کے قائم کرنے والو یہ مشرک (جن کا ذکر اوپر گزرا ہے) نری نجاست ہیں تو ان کے معاہدے کو توڑنے کے بعد مملکت الہیہ کے ان احکامات (معاہدات) سے فائدہ نہ اٹھائیں جو انہیں پابند کرتے ہیں۔۔اور اگر تمہیں تنگ دستی کا خوف ہو تو مملکت الہیہ اگر اس کے قانون مشیت میں ہوا تو عنقریب اپنے فضل سے تمہیں غنی کر دیگی۔مملکت الہیہ بربنائے حکمت علم والی ہے۔	

مباحث:۔

یاد رکھئے کہ مشرک کا اطلاق صرف اس شخص پر ہوتا ہے جو مملکت الہیہ کے قوانین، یا ان کے تحت قائم مملکت کے احکامات میں اپنی من مانی کرے۔اور إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ کا اطلاق صرف ان مشرکین پر ہوتا ہے جن کا ذکر اوپر کی آیات میں گزر چکا ہے اور جن کی بداعمالیوں کا ذکر کرکے ان پر ثابت کر دیا گیا ہے کہ وہ واقعی نجس ہیں۔ان پر مندرجہ ذیل الزامات عائد کئے گئے۔۔۔،

۱۔۔وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ یہ وہ مشرکیں تھے جنہوں نے مملکت الہیہ کو عاجز کرنے کی جرأت کی تھی۔(آیت نمبر ۳)

۲۔۔یہ وہ مشرک تھے جنہوں نے معاہدہ کرنے کے باوجود نقصان پہنچایا اور مومنین کے مقابلے میں کسی دشمن کی مدد بھی کی۔

۳۔۔یہ وہ مشرک تھے کہ جب غلبہ پائیں تو کسی استثنائی کیفیت یا ذمہ داری کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔

۴۔۔یہ وہ مشرک تھے جو زبانی کلامی باتوں سے مومنین کو راضی کرتے تھے اور ان کے دل اس بات سے انکاری تھے۔

۵۔۔اور ان میں سے اکثریت قانون شکن تھی۔

اس لئے ان آیات میں جن مشرکین کو نجس کہا گیا ہے وہ رسالتماب کے زمانے کے وہ لوگ تھے جو مملکت سے معاہدات کرنے کے باوجود ماننے سے انکار کرتے تھے اور اپنی من مانی کرتے تھے۔

29 قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

تم ان لوگوں میں سے جن کو قانوں کی سمجھ دی گئی لڑائی کرتے رہو جو مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم نہیں کرتے اور نہ ہی مکافات عمل کے وقت امن میں ہوتے ہیں اور نہ ہی مملکت الہیہ کی پابندیوں کی پاسداری کرتے ہیں اور نہ ہی حقوق پر مبنی نظام حیات کی پاسداری کرتے ہیں یہاں تک کے وہ اپنی طاقت کا حصہ مملکت الہیہ کے سپرد کریں اور محکوم بن کر رہیں۔

مباحث:۔

حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ کا عمومی ترجمہ (ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان لوگوں میں سے جو اہلِ کتاب ہیں یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں)

یعنی ان اہل کتاب کے مخصوص لوگوں سے جو

ا۔۔جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔

۲۔۔اور نہ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔

۳۔۔اور سچا دین قبول نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لڑتے رہو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔۔

ذرا غور کیجئے کہ معاشرے کے وہ افراد جو معاشرے کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں ان سے لڑتے رہو۔۔۔۔ لیکن اگر وہ اپنی غلط روش کو ترک نہیں بھی کرتے ہیں تو کوئی بات نہیں بس ایسے لوگ اگر مال لگا دیں تو چھوٹ مل سکتی ہے اور شودر (untouchable) کی زندگی گزاریں گے۔

لیکن اس طاقت کا کچھ نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ معاشرے کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔۔۔۔!!

یہ ہے ہمارے مفسرین کی دی ہوئی مفاہیم۔ جس کی وجہ سے ایک غیر مسلم کو اس کے عقیدے کی بنیاد پر دو نمبر کا شہری بنا دیا جاتا ہے۔

لیکن اس کی مملکت کے خلاف بغاوت کو چند ٹکوں کی وصولی کے بعد معاف کر دیا جاتا ہے۔

30 وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

وہ لوگ جو اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔۔، کہتے ہیں کہ قوت ہی قوانین قدرت کی بنیاد ہے اور وہ جو اپنے آپ کو مددگار سمجھتے ہیں۔، کہتے ہیں کہ مسیحیت ہی قوانین قدرت کی بنیاد ہے یہ ان کی زبانوں کی وہ باتیں ہیں جو اُن لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں۔ مملکت الٰہیہ نے ان سے لڑائی کی۔۔۔۔ یہ کیسے کیسے جھوٹ گھڑوائے جا رہے ہیں۔

31	اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ	
	انہوں نے قوانین قدرت کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو اپنا نظام ربوبیت بنا لیا ہے اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ کی وہ صرف یکتا مملکت الہیہ کو حاکم بنائیں۔۔۔۔۔ وہ مملکت الہیہ کہ جس کے علاوہ کوئی مستحق حاکمیت نہیں۔ اس کی جد جہد ان مشرکانہ باتوں کے خلاف ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔	

مباحث:۔ آیت نمبر ۳۰ میں کہا گیا وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ جس کا عمومی ترجمہ کر کے عُزَيْرٌ اور الْمَسِيحُ کو خالق کے بیٹے کا تصور بطور عقیدہ دیا گیا۔ حالانکہ قرآن اس عقیدے کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہا ہے بلکہ قرآن ہر مقام پر ایسے جلیل القدر لوگوں کی شخصیت پرستی کی نفی کرتا ہے۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۳۴ اور ۱۴۱ میں کہا گیا ہے۔۔۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (یہ ایک امت تھی جو گزر چکی۔ ان کیلئے وہ تھا جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے وہ جو تم نے کمایا، اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔) اس آیت میں مذہب اور اس کی بنیاد یعنی شخصیت پرستی کی جڑ کاٹ دی گئی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ سیدنا ابراہیم اور ان کے بعد آنے والے جلیل القدر انبیاء کے متعلق جب یہ کہا جائے کہ وہ ایک امت تھی جو گزر گئی، اس نے جو کیا وہ اس کے اپنے لیے تھا، تم کو ان کے اعمال سے کوئی لینا دینا نہیں، تو مطلب یہ کہ تم اپنے متعلق سوچو کہ تم کیا کر رہے ہو! لیکن ہم آج انبیاء ہی کے نام پر لڑائی جھگڑے کرتے ہیں اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کرتے ہیں۔ ہم نے بزرگان دین، اکابرین اور انبیاء کے نام پر کتنے بت بنا لیے ہیں۔ اصل بات تو یہی ہے کہ کہ ہم نے ناموں کو ہی نظام ربوبیت بنا لیا ہے اور نبی سے لیکر ایک عام پیشوا تک ہمارے لئے قانون سازی کرتا ہے اور اس کے کہے کو ہی ہم نظام ربوبیت سمجھتے ہیں۔ ان آیات میں عُزَيْرٌ اور الْمَسِيحُ کی شخصیت کا ذکر کر کے کہا گیا کہ انہوں نے ہر عالم اور درویش تک کو نظام ربوبیت کا درجہ دے رکھا ہے۔

32	يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ	
	وہ چاہتے ہیں کہ مملکت الٰہیہ کے احکامات کو اپنی باتوں کے ذریعے بے اثر کر دیں لیکن مملکت الٰہیہ ان کی ہر بات کے خلاف ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنے احکامات کو کمال تک پہنچائے اگرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔	
33	هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ	
	وہ وہی ہے جس نے اپنے پیامبر کو ہدایت اور حقوق پر مبنی نظام حیات کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے (حقوق پر مبنی نظام کو) پورے کے پورے نظام حیات پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ ناگوار کیوں نہ ہو۔	

مباحث:۔

اس آیت کا ترجمہ عموماً حسب ذیل کیا جاتا ہے جو دنیا کے تمام مذاہب سے لڑائی کا باعث بنتا ہے۔۔۔،ملاحظہ فرمائیے کہ الدِّينِ معرف بالام کی وجہ سے معرفہ ہے اور واحد ہے نہ کہ جمع الدِّينِ کا غلط ترجمہ کرکے تمام ادیان یعنی جمع کا مفہوم دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تمام دنیا کے اہل مذاہب سے لڑائی مول لے لی ہے اور اپنے آپ کو افلاطوں بنا بیٹھے ہیں۔

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں (جناب احمد رضا خان صاحب۔)

اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔(جناب احمد علی)

وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں (جناب فتح محمد جالندھری) لیجئے جالندھری صاحب نے تو بڑے صاف صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ "اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے۔)

یاد رکھئے کہ قرآن میں نہ تو "اس" کا لفظ آیا ہے اور نہ ہی ادیان کا لفظ آیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ	34
ائے امن کے قائم کرنے والو عالم اور مشائخ کی اکثریت لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور مملکت الٰہیہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو مملکت الٰہیہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک سزا کی بشارت دے دو۔	

35 يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ

جس دن اس کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے بلند مناصب اور ساتھی اور پشت پناہ داغے جائیں گے۔۔۔۔یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لوگوں کے لیے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔

مباحث:۔

يُحْمَىٰ۔۔مادہ ح م م ۔۔بنیادی معنی ہیں "گرمی"۔باقی تمام معنی ماخوذ ہیں۔جب گرمی کی وجہ سے کوئی چیز جل جائے تو کالی ہو جاتی ہے اس لئے "کالک" کے معنی بھی ح م م سے ماخوذ ہیں اور کالی کیچڑ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔جب دو اشخاص بہت محبت سے ملیں تو گرم جوشی کا اظہار کرتے ہیں اس لئے ح م م میں گہری دوستی کے معنی آ گئے۔

فَتُكْوَىٰ ۔۔مادہ۔۔ ک و ی۔۔معنی۔۔ گرم لوہے سے تپانا، گھور کر دیکھنا۔

جِبَاهُهُمْ ۔۔مادہ۔۔ج ب ھ۔۔بلندی۔،اونچی پیشانی والے۔ماخوذ معنی میں۔،شان و شوکت۔

36 إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

	یقیناً ان حالات کی تیاری قدرت کے نزدیک اس کے قوانین میں ایک مثالی معاشرہ ہے۔، جس دن بلندیوں اور پستی کو تخلیق کیا گیا اس دن سے انتہائی خوشحالی والے حالات عزت والے ہیں۔۔۔اور یہی قدرت کا قائم رہنے والا نظام ہے۔ پس ان حالات کے معاملے میں اپنے لوگوں پر ظلم نہ کرنا۔اور المشرکین (مندرجہ بالا) سے بھرپور لڑائی اسی انداز سے کرنا جس انداز سے وہ تم لوگوں سے بھرپور لڑائی کرتے ہیں۔اور جان رکھو کہ مملکت الھیہ احکامات مملکت پر چلنے والوں کے ساتھ ہے۔	
مباحث:۔ بے شک اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں۔۔۔۔، جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے ان میں سے چار عزت والے ہیں یہی الدِّينُ الْقَيِّمُ ہے سو ان کے معاملے میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ ملاحظہ فرمایا کہ جنتری کے بارہ مہینوں میں الدِّينُ الْقَيِّمُ ہے۔۔۔۔؟؟؟ یہ الدِّينُ الْقَيِّمُ کیا ہے جو جنتری کے بارہ مہینوں میں مقید ہے۔اس سے کیا مفہوم ملتا ہے۔؟کیا اس جنتری کے مہینوں سے الدِّينُ الْقَيِّمُ کی وضاحت ہوسکتی ہے۔۔۔؟		
37	إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ	

	ان حالات کا نظر انداز کرنا کفر میں بڑھاوا ہے۔۔، اس کے ذریعے سے کافر گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں۔۔۔کہ ایک غمومی صورتحال کو کبھی جائز قرار دیتے ہیں اور کبھی اسی غمومی صورتحال کو ناجائز۔۔۔،تاکہ ان کاوشوں میں موافقت پیدا کرلیں جنہیں قوانین الہیہ نے ناجائز قرار دیا ہے۔اس طرح جو مملکت الہیہ نے منع کیا ہے اسے جائز قرار دے لیں۔۔۔ان کے اعمال کی برائیاں ان کے لئے آراستہ کردی گئیں ہیں۔۔۔، اور قوانین قدرت کافروں کو ہدایت نہیں عطا کرتا ہے۔
38	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ
	اے امن کے قائم کرنے والو۔۔، تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے مملکت الہیہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جاتا ہے تو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو۔۔؟کیا تم نے ادنٰی زندگی کو اعلٰی زندگی کے مقابلے میں پسند کرلیا ہے؟۔۔۔ادنٰی زندگی کا یہ سب سروسامان انجام کار اعلٰی زندگی کے مقابلے میں تھوڑا ہے۔
39	إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
	اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ تم کو دردناک سزا میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگوں سے بدل دیگا۔اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور مملکت الہیہ ہر چیز کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
40	إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

	اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو اس کی مدد تو مملکت الہیہ تو اس کی مدد اس وقت کر چکی ہے جس وقت اسے کافروں نے نکالا تھا کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا اور جب وہ دونوں غور کرتے تھے۔۔۔، جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا کہ تو کوئی فکر نہ کر بے شک مملکت الہیہ ہمارے ساتھ ہے۔۔۔، پھر مملکت الہیہ نے اس پر تسکین بھیجی یعنی اس کی مدد کی اس فوج کے ساتھ جس کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور فیصلہ تو مملکت الہیہ ہی کا بلند بالا ہے اور مملکت الہیہ ہی بر بنائے حکمت غلبے والی ہے۔
41	انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ
	تم نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل۔۔۔۔اور اپنے مالوں اور جانوں سے مملکت الہیہ کی راہ میں جدوجہد کرو۔۔۔، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر کہ تم سمجھو۔
42	لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
	اگر مال نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ ہوتے لیکن انھیں مسافت لمبی نظر آئی اور اب مملکت الہیہ کو حلفیہ باور کرائیں گے کہ۔۔۔"اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم تمہارے ساتھ ضرور چلتے"۔۔۔۔، یہ اپنے لوگوں ہلاک میں ڈالتے ہیں اور مملکت الہیہ کو معلوم ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔
43	عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ
	مملکت الہیہ نے تم کو عافیت میں لیا۔۔۔، تم نے انھیں کیوں اجازت دی یہاں تک کہ تم پر سچے لوگ ظاہر ہو جاتے اور تم کو جھوٹوں کا پتہ چل جاتا۔

44	لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ	
	جو لوگ مملکت الہیہ کے ساتھ اور انجام کار امن قائم کرنے والے ہیں وہ اپنے مال اور لوگوں کے ساتھ جہاد نہ کرنے کی اجازت طلب نہ کریں گے۔اور مملکت الہیہ احکامات پر عمل کرنے والوں کا علم رکھتا ہے۔	
45	إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ	
	اس قسم کی اجازت وہی لوگ طلب کرتے ہیں جو مملکت الہیہ کے ساتھ اور انجام کار امن قائم نہیں کرتے۔۔، اوران کے دل شک میں پڑ گئے ہیں اس لئے وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں۔	
46	وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِن كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ	
	اگر یہ لوگ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لئے کچھ نہ کچھ سروسامان کی تیاری ضرور کرتے لیکن مملکت الہیہ نے انکو کاہل پایا اس لئے ان کا مقرر کیا جانا ہی ناپسند تھا۔اور ان سے کہہ دیا گیا کہ بیٹھے رہو بیٹھنے والوں کے ساتھ۔	
47	لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ	
	اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہارے اندر خرابی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے اور لازماً وہ تمہارے درمیان فتنہ پردازی کے لیے دوڑ دھوپ کرتے،اور تمہارے درمیاں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اُن کے لئے باتیں سنتے ہیں،۔۔۔،مملکت الہیہ ان ظالموں کا علم رکھتی ہے۔	
48	لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ	

	یہ تو اس سے پہلے بھی فتنے کی کوشش کر چکے ہیں اور تیرے لئے کاموں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ حق کا فیصلہ آپہنچا اور مملکت الہیہ کا حکم باوجود انکے ناپسند کرنے کے غالب آگیا۔	
49	وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ	
	اور ان میں سے کوئی تو یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے اجازت دے دیجئے اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالیئے۔، آگاہ رہو وہ تو آزمائش میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً قید خانہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔	
50	إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ	
	تم کو اگر کوئی بھلائی مل جائے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر کوئی برائی پہنچ جائے تو یہ کہتے ہیں ہم نے تو پہلے ہی اجازت نامہ لے لیا تھا۔، اور پھر بڑے ہی خوش خوش واپس لوٹتے ہیں۔	
51	قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ	
	کہدو کہ ہمیں تو سوائے مملکت الہیہ کے حکم کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی وہ ہی ہمارا سرپرست ہے۔ اس لئے مومنوں کو چاہئے کہ وہ مملکت الہیہ پر ہی بھروسہ کریں۔	
52	قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ	

	کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ مملکت الہیہ اپنے حکم سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے تم کو سزا دلوائے۔۔۔۔، تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔	
53	قُلْ أَنفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ	
	کہہ دو کہ تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا خواہ خوشی سے خرچ کرو یا ناپسندیدگی سے۔۔۔، یقیناً تم نافرمان لوگ ہو۔	
54	وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ	
	اور ان کے نفقات کے قبول ہونے میں کوئی بات رکاوٹ نہ بنی سوائے اس کے کہ انہوں نے مملکت الہیہ کا انکار کیا اور نظام مملکت کی طرف آنے میں سستی دکھائی۔۔، اور ناخوشی سے انفاق کرتے ہیں۔	
55	فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ	
	سو تم ان کے مال اور پیروکاروں کی تعداد سے تعجب نہ کرو۔۔، مملکت الہیہ تو یہی چاہتی ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے انہیں ادنیٰ زندگی میں عذاب دے اور ان کے لوگ حالت کفر میں ہی نکل جائیں۔	
56	وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ	
	اور مملکت الہیہ کو گواہ بناتے ہوئے حلفیہ کہتے ہیں کہ وہ بے شک تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں۔۔۔۔، بلکہ وہ فرقے بناتے ہیں۔	

مباحث:۔

قَوْمٌ يَفْرَقُونَ کا ترجمہ تمام تر مترجمین نے "لیکن وہ ڈرتے ہیں" کیا ہے۔ حالانکہ يَفْرَقُونَ کا مادہ ف ر ق ہے۔ صرف ایک ترجمہ میں تفرقے کی جھلک نظر آئی ہے جو مولانا سرور نے پیش کیا ہے اور جو حسب ذیل ہے۔

" .They are a people who only cause differences "

57	لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ
	اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا گھسنے کی جگہ پائیں تو بھی دباؤ کے باوجود ادھر چلے جائیں۔
58	وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ
	اور ان ہی میں سے وہ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں تم پر الزام لگاتے ہیں۔۔۔، پس اگر انہیں کچھ مل جائے تو راضی ہو جائیں۔، اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائیں۔
59	وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ
	حالانکہ اگر وہ مملکت الہیہ کے دیئے ہوئے پر راضی ہو جاتے اور کہتے کہ ہمارے لئے مملکت الہیہ ہی کافی ہے۔۔۔، جلد ہی وہ اور اس کا پیامبر اپنے فضل سے مزید عطا کر دیں گے اور ہم تو صرف مملکت الہیہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔
60	إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

	صدقات تو فقیروں اور مفلوک الحال لوگوں اور نظام صدقات پر کام کرنے والوں کا حق ہے یا جن کی دلجوئی کرنی مقصود ہو ہے اور گردن کے معاملے میں اور جرمانے کی مد میں اور مملکت الہیہ کی راہ میں اور مملکت کی راہ میں مخصوص لوگوں کے لئے۔۔۔،یہ فریضہ مملکت الہیہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم والی ہے۔	

مباحث:۔

اسی سورہ کی ما قبل آیات ۵۸ اور ۵۹ میں کہا گیا

وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ۔۔وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ اور ان ہی میں سے وہ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں تم پر الزام لگاتے ہیں۔۔۔،پس اگر انہیں کچھ مل جائے تو راضی ہو جائیں۔،اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائیں۔حالانکہ اگر وہ مملکت الہیہ کے دیئے ہوئے پر راضی ہو جاتے اور کہتے کہ ہمارے لئے مملکت الہیہ ہی کافی ہے۔۔۔،جلد ہی وہ اور اسکا پیامبر اپنے فضل سے مزید عطا کردیں گے اور ہم تو صرف مملکت الہیہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔

بنیادی طور پر آیت نمبر ۶۰ میں جن لوگوں کو صدقات کا حقدار بتایا گیا ہے وہ لوگ مملکت الہیہ کے شہری نہیں ہو سکتے۔۔۔!!

بظاہر یہ بات بڑی عجیب لگے گی کہ آیت نمبر ۶۰ میں جن لوگوں کو صدقات کا حقدار بتایا جا رہا ہے وہ مملکت الہیہ کے شہری نہیں ہو سکتے۔۔،جبکہ ہم کو اسی آیت کے ذریعے تمام عمر صدقات کی تقسیم سکھائی گئی ہے۔

اصل حقیقت ہی یہ ہے کہ مملکت الہیہ کہلانے کی حقدار مملکت وہی ہو سکتی ہے جہاں کوئی شخص بھی ہاتھ پھیلانے والا نہ ہو۔جس مملکت میں ایسے لوگ موجود ہونگے جو ہاتھ پھیلائیں تو ایسی مملکت کو فلاحی ریاست کہلوانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

61	وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	

	اور بعضے ان میں سے بعضے ایسے ہیں جو سربراہ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کان کا کچا ہے کہہ دو کہ اس کا سننا تمہاری بھلائی کے لیے ہے۔۔۔،وہ مملکت الہیہ کے ذریعے امن قائم کرتا ہے اور مومنوں کے لئے امن قائم کرتا ہے۔۔،اور تم میں سے امن کو قائم کرنے والوں کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ مملکت الہیہ کے پیامبر کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک سزا ہے۔	
62	يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ	
	تمہارے سامنے حلفیہ کہتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں۔۔،حالانکہ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں تو مملکت الہیہ زیادہ حقدار ہے کہ اسے راضی کیا جائے۔۔،	
63	أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ	
	کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص مملکت الہیہ کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے واسطے قید خانے کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔۔،یہ بڑی ذلت آمیز سزا ہے۔	
64	يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ	
	منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ مومنوں کو کوئی ایسا حکم دے دیا جائے جو انہیں بتادے کہ منافقوں کے دل میں کیا ہے۔۔،کہہ دو ہنسی کیے جاؤ۔۔،لیکن جس بات سے تم ڈرتے ہو یقیناً مملکت الہیہ اسے ضرور ظاہر کرنے والی ہے۔	
65	وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ	

	اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔۔۔، کہہ دو کیا مملکت الہیہ اور اس کی آیتوں اور اس کے پیامبر سے تم ہنسی کرتے تھے۔	
66	لَاتَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ	
	معذرت مت پیش کرو۔۔۔ تم تو اپنے امن کی کیفیت کے بعد انکاری ہو گئے۔۔۔، اگر ہم تم میں سے بعض کو عافیت میں لے بھی لیں تو بھی بعض کو تو عذاب بھی دیں گے کیوں کہ وہ مجرم لوگ تھے۔	
67	الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ	
	منافق لوگ اور ان کی جماعت ایک دوسرے کے سنگی ساتھی ہیں۔۔۔، مملکت کے احکامات ممنوعہ کا حکم کرتے ہیں اور مملکت کے معروف احکامات سے منع کرتے ہیں اور ہاتھ بند کیے رہتے ہیں انہوں نے مملکت الہیہ کو نظر انداز کر دیا سو مملکت الہیہ نے انہیں نظر انداز کر دیا۔ یقیناً منافق لوگ ہی تو قانون شکن ہیں۔	
68	وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ	
	مملکت الہیہ نے منافق لوگوں اور ان کی جمعت سے اور انکاری لوگوں سے قید خانے کی آگ کا وعدہ کیا ہے۔۔۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔۔،وہی انہیں کافی ہے اور مملکت الہیہ نے انہیں اپنی رحمتوں سے دور کیا ہے اور ان کے لیے ہمیش رہنے والا عذاب ہے۔	

69	كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ	
	جس طرح تم سے پہلے لوگ تم سے طاقت میں زیادہ تھے اور مال اور پیروکاروں میں بھی زیادہ تھے پھر انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا۔اور تم نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھایا۔۔۔،اور تم نے بھی انہیں کی سی چال چلی۔۔۔،یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ادنیٰ اور اعلیٰ زندگی میں بے نتیجہ ہو گئے۔۔۔اور وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔	
70	أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ	
	کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے۔۔۔،نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراھیم کی قوم اور مدین والوں کی اور جھوٹ گھڑنے والوں کی خبریں۔۔،ان کے پاس ان کے پیامبر واضح احکامات لے کر آئے تھے۔۔، تو ایسا نہ تھا کہ مملکت الٰہیہ ان پر ظلم کرتی لیکن وہی اپنے لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔	
71	وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	

	اور امن قائم کرنے والے اور ان کی جماعت ایک دوسرے کے سرپرست و مددگار ہیں مملکت کے معروف احکامات کا حکم کرتے ہیں اور ممنوعہ باتوں سے روکتے ہیں اور نظام مملکت کو قائم کرتے ہیں اور خوشحالی عطا کرتے ہیں ۔ اور مملکت الہیہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں ۔۔۔یہی لوگ ہیں جن پر مملکت الہیہ یقیناً رحم کرتی ہے ۔۔یقیناً مملکت الہیہ بربنائے حکمت غلبے والی ہے۔	
72	وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	
	مملکت الہیہ نے امن قائم کرنے والوں سے اور ان کی جماعت سے ایسی ریاستوں کا واعدہ کیا ہے جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواداں ہونگی۔۔۔وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور عمدہ مکانوں اور معدنیات سے بھرپور ریاستوں کا۔۔۔اور مملکت الہیہ کی خوشنودی ان سب سے بڑھ کر۔۔۔۔یہی تو وہ بڑی کامیابی ہے۔	
73	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ	
	اے سربراہ اعلیٰ ! کافروں اور منافقوں سے جدوجہد کرتے رہو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا قید خانہ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔	
74	يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ ۚ فَإِن يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ	

	وہ مملکت الہیہ سے حلفیہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا۔۔۔حالانکہ وہ انکار کی بات کر چکے اور بے شک انہوں نے اپنی سلامتی کو قبول کرنے کے بعد انکار کی بات کی۔۔۔اور انہوں نے ایسی چیز کا قصد کیا تھا جسے وہ نہیں پا سکے اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا تھا کہ انہیں (مومنین کو) مملکت الہیہ نے اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے سو اگر وہ توبہ (اپنی غلطی کا اعتراف اور آئندہ نہ کرنے کا واعدہ) کریں تو ان کے لیے بہتر ہے۔۔۔اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو مملکت الہیہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گی اور ان کے لئے روئے زمین پر نہ ہی کوئی سرپرست ہو گا اور نہ ہی کوئی مددگار ہو گا۔	
75	وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ	
	اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے مملکت الہیہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور سچ کر دکھائیں گے اور اصلاح کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔	
76	فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ	
	پھر جب مملکت الہیہ نے اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر اعراض کرتے ہوئے چلے گئے۔	
77	فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ	
	تو نتیجتاً مملکت الہیہ کا سامنا کرنے تک مملکت الہیہ نے ان کے دلوں میں نفاق پایا۔۔اس لیے کہ انہوں نے جو مملکت الہیہ سے وعدہ کیا تھا اس سے انحراف کیا۔۔بسبب اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔	

78	أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ	
	کیا وہ نہیں جانتے کہ مملکت الہیہ ان کے بھیدوں سے واقف ہے اور ان کی خفیہ باتوں کا علم رکھتی ہے۔۔۔،اور یہ کہ مملکت الہیہ چھپی باتوں کا سب سے بڑا علم رکھنے والی ہے	
79	الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	
	جو لوگ صدقات کے معاملے میں فراخدلی سے حصّہ لینے والے مومنین پر الزام لگاتے ہیں اور ان لوگوں کا جن کے پاس ان کی جد جہد کے علاوہ کچھ نہیں ہے مذاق اڑاتے ہیں۔۔۔،مملکت الہیہ ان کو مذاق بنادے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔	
80	اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ	
	تم ان کے لئے حفاظت طلب کرو یا نہ کرو۔اگر کہ تم ان کے لئے بار بار بھی حفاظت طلب کروگے تو بھی مملکت الہیہ انہیں حفاظت بخشنے والا نہیں ہے اس لئے کہ انہوں نے مملکت الہیہ کا انکار کیا ہے اور مملکت الہیہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔	

81	فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ	
	پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھے رہے اور انہیں ناگوار ہوا کہ اپنے مال اور پیروکاروں کے ساتھ مملکت الہیہ کی راہ میں لڑتے اور بولے اس گرمی میں نہ نکلو، تو تم کہو دوقید خانے کی آگ زیادہ گرم ہے۔۔۔اے کاش وہ یہ بات سمجھتے۔	
82	فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ	
	اب یہ لوگ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ کہ یہی ان کے کئے کی جزا ہے۔	
83	فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ	
	پس اگر مملکت الہیہ تم کو ان کے کسی گروہ تک واپس لائے اور یہ تم سے نکلنے کی اجازت طلب کریں تو آپ کہہ دیجئے تم لوگ کبھی بھی میرے ساتھ مت نکلو۔اور کسی دشمن سے میرے ساتھ لڑائی نہیں کروگے۔۔۔، تم نے پہلے بھی بیٹھے رہنا پسند کیا تھا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو	
84	وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ	

	اور ان میں سے جب کوئی ناکام ہو جائے تو اس کی تائید نہ کرو اور نہ ہی اس کے موقف پر کھڑے ہونا کیونکہ ان لوگوں نے مملکت الہیہ کا انکار کیا ہے اور اس حالت میں ناکام ہوئے کہ وہ قانون شکن تھے۔	
85	وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ	
	اور ان کے اموال و اولاد آپ کو بھلے نہ معلوم ہوں کہ مملکت الہیہ ان ہی کے ذریعہ ان پر ادنیٰ زندگی میں عذاب دینا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان کے لوگ کفر کی حالت میں ہی نکل جائیں۔	
86	وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ	
	اور جب کوئی حکم آتا ہے کہ مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم کرو اور پیامبر کے ساتھ جد وجہد کرو تو ان میں سے صاحبانِ حیثیت تم سے اجازت طلب کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ان ہی بیٹھنے والوں کے ساتھ رہنے دیجئے۔	
87	رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ	
	یہ اس بات پر راضی ہیں کہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہ جائیں. ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے اب یہ کچھ سمجھنے والے نہیں ہیں۔	
88	لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ	
	لیکن رسول اور ان کے ساتھ امن قائم کرنے والوں نے اپنے مال اور لوگوں کے ساتھ کیا ہے ۔ اور ان ہی کے لئے بھلائیاں ہیں۔۔اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔	

89	أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	
	مملکت الٰہیہ نے ان کے لئے وہ ریاستیں تیار رکھی ہیں جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہیں اور وہ ان ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔	
90	وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	
	اور آپ کے پاس عربی لوگ معذرت کرنے والے بھی آ گئے کہ انہیں بھی اجازت دے دی جائے اور وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہے جنہوں نے مملکت الٰہیہ سے جھوٹ بولا۔ تو عنقریب ان کافروں میں سے لوگوں پر دردناک عذاب پہنچے گا۔	

مباحث:۔

الْأَعْرَابِ ۔۔مادہ ع ر ب ۔۔ عربی کی جمع ہے۔جیسے مادہ ص ح ب سے صحبت رکھنے والوں کو اصحاب کہا جاتا ہے۔ویسے ہی مادہ ع ر ب سے عرب میں رہنے والوں کو اعراب کہا جاتا ہے۔لیکن عجیب بات ہے کہ قرآن میں اعراب کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا گیا ہے۔یہ لفظ ۹ مقامات پر حسب ذیل آیات میں وارد ہوا ہے۔۔،

سورہ التوبہ۔۔۔،

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (90)

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (97)

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (98)

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (99)

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ (101)

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (120)

سورہ الاحزاب

91	لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
	ایسے لوگوں پر کوئی حرج نہیں جو ضعیف اور بیمار ہوں یا جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں بشرطیکہ وہ مملکت الہیہ کے خیر خواہ ہوں ۔ ایسے احسان کی روش رکھنے والوں پر الزام کی کوئی راہ نہیں۔۔، اور مملکت الہیہ با رحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔
92	وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ
	اور نہ ہی ان پر کوئی حرج ہے جو تمہارے پاس آئے ہیں کہ تم ان کی ذمہ داری اٹھاؤ۔، تو تم نے کہا کہ میں تمہاری ذمہ داری اٹھانے کے لئے کوئی وجہ نہیں پاتا۔۔، تو وہ رنج وغم سے بھری آنکھوں سے لوٹ جاتے ہیں کہ وہ انفاق کے لئے کچھ نہیں پاتے ہیں۔
93	إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
	بیشک وجہ الزام تو ان ہی لوگوں پر ہے جو باوجود دولتمند ہونے کے تم سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ یہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنے میں راضی ہوئے۔۔۔، مملکت الہیہ نے ان کے دلوں پر مہر لگی پائی ہے۔۔، پس یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں۔
94	يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

	جب تم ان کے پاس واپس جاؤگے تو یہ لوگ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے۔۔، تم کہہ دو کہ عذر پیش مت کرو ہم تمہارے لئے امن کا دعوہ قبول نہیں کریں گے۔۔۔، مملکت الہیہ نے ہم کو تمہاری خبر دے دی ہے اور آئندہ بھی مملکت الہیہ اور اس کا پیامبر تمہارے عمل کو دیکھے گا۔۔، اور پھر ت ایسے کے پاس لوٹائے جاؤگے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے پھر وہ تم کو بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔	
95	سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ	
	جب تم ان کے پاس واپس جاؤگے تو یقیناً وہ تمہارے سامنے مملکت الہیہ کی گواہی دیتے ہوئے حلفیہ بیان کریں گے تاکہ تم ان سے در گزر کرو۔۔، سو تم ان سے در گزر کرو۔۔، یقیناً وہ لوگ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ قید خانہ ہے بسبب ان اعمال کی سزا کے جو وہ کیا کرتے تھے۔	
96	يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ	
	وہ تم سے حلفیہ بیان کریں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو مملکت الہیہ تو ایسے قانون شکن لوگوں سے راضی نہیں ہوا کرتی ہے۔	
97	الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	
	عربی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں۔۔۔، اور یہ بہت ممکن ہے کہ یہ لوگ مملکت الہیہ نے جو احکامات اپنے پیامبر کو دئے ہیں ان کی حدود سے لا علم ہی رہیں۔۔۔ اور مملکت الہیہ بر بنائے حکمت علم رکھتی ہے۔	

98	وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	
	اور ان عربی لوگوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خرچ کرنے کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے گردش زمانہ کا انتظار کررہے ہیں۔۔،حالانکہ بدی کا چکر خود انہی پر مسلط ہے اور۔۔۔،اور مملکت الہیہ بربنائے علم سننے والی ہے۔	
99	وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اور عربی لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو مملکت الہیہ کے ساتھ امن قائم کرتے ہیں اور انجام کار امن میں ہوتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے مملکت الہیہ کے نزدیک ہونے اور پیامبر کی تائید کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔۔۔،معلوم ہونا چاہئے کہ بے شک وہ ان کے لیے نزدیکی کا سبب ہے۔۔،یقیناً جلد ہی مملکت الہیہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔۔،بے شک مملکت الہیہ بارحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔	
100	وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	
	اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے ہیں اور جن لوگوں نے حسنِ کارانہ انداز سے ان کی پیروی کی مملکت الہیہ ان سے راضی ہے۔اور وہ مملکت الہیہ سے راضی ہیں۔اور اس نے ان کے لیے ایسی ریاستیں تیار کر رکھی ہیں جن کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہیں۔وہ ان میں ہمیش رہیں گے۔یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔	

101	وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ	
	اور تمہارے ارد گرد عربی لوگوں میں سے منافق ہیں۔ اور اہل مدینہ میں سے بھی۔۔۔، یہ لوگ نفاق پر اڑ گئے ہیں۔۔، تم انہیں نہیں جانتے لیکن ہم جانتے ہیں۔ ہم ان کو بار بار سزا دیں گے۔ پھر وہ بہت بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔	
102	وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	دوسرے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے۔۔۔، انہوں نے اصلاحی اعمال کو دوسرے بے اعتدالی اعمال سے خلط ملط کر دیا۔، بہت ممکن ہے کہ مملکت الہیہ ان کی طرف رجوع کرے۔۔، بے شک مملکت الہیہ بربنائے رحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔	
103	خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	
	ان کے اموال میں سے صدقہ لو تاکہ وہ اس کے ذریعے پاک و پاکیزہ ہو جائیں اور ان کی تائید کریے کہ آپ کی تائید ان کے لئے تسکین کا باعث ہو گی اور مملکت الہیہ بربنائے علم سننے والی ہے۔	
104	أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ	
	کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ مملکت الہیہ اپنے بندوں سے اعتراف جرم قبول کرتی ہے اور ان سے صدقات لیتی ہے۔۔، اور یہ کہ وہ بار رحمت رجوع کرنے والی ہے۔	

105	وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
	اور کہہ دو کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے عمل کو مملکت الہیہ اور مومن لوگ دیکھ رہے ہیں اور عنقریب تم ایک غائب اور موجود کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال سے باخبر کرے گا۔
106	وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
	اور کچھ اور لوگ ہیں جن کو مملکت الہیہ کے حکم کی امید پر موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا اان کی طرف رجوع کرے اور مملکت الہیہ بربنائے حکمت جاننے والی ہے۔
107	وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
	اور جنہوں نے مرکز احکامات کو نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لیے اور ان لوگوں کی پناہ گاہ کے طور پر پکڑا جو مملکت الہیہ سے پہلے ہی لڑ چکے ہیں۔۔، لیکن حلفیہ کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی تھی اور مملکت الہیہ گواہی دیتی ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔
108	لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ

	تم اس معاملے میں کوئی تائیدی موقف اختیار نہ کرنا۔۔۔، بلکہ جس مرکز احکامات کی بنیاد روز اوّل سے مملکت الہیہ کے احکامات پر ہے وہ اس قابل ہے کہ آپ اس کے معاملے میں حتمی موقف اختیار کریں۔اس کے معاملے میں وہ مرد میداں ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی تطہیر کی جائے۔۔،اور مملکت الہیہ پاکیزہ افراد سے محبت کرتا ہے۔	
109	أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ	
	بھلا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد مملکت الہیہ کے احکامات کی پیروی اور اس کی رضا مندی پر رکھی ہو یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ اسے قیدخانے کی آگ میں لے گرے۔اور مملکت الہیہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتی ہے۔	
110	لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	
	یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے، ہمیشہ ان کے دلوں میں بے یقینی کی جڑ بنی رہے گی سوائے اس کے کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔۔۔، مملکت الہیہ بربنائے حکمت علم والی ہے۔	
111	إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	

	بیشک مملکت الہیہ نے امن قائم کرنے والوں سے ان کی ضابطہ حیات اور مال کے بدلے ایک فلاحی ریاست کی تجارت کی ہے۔۔۔۔۔،وہ مملکت الہیہ کی راہ میں لڑائی کرتے ہیں اور دشمنوں سے لڑائی کرتے بھی ہیں اور لڑائی کئے بھی جاتے ہیں۔۔۔،یہ واعدہ بربنائے حقوق توریت, انجیل اور قرآن میں ہے اور مملکت الہیہ سے زیادہ اپنی عہد کا پورا کرنے والا کون ہوگا۔،تواب تم لوگ اپنی اس تجارت پر خوشیاں مناؤجو تم نے کی ہے کہ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔	
112	التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ	
	اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کے بعد نہ غلطی نہ کرنے کا واعدہ کرنے والے۔، فرمانبرداری کرنے والے۔،مملکت الہیہ کی حاکمیت کو ماننے والے۔،سیاحت کرنے والے۔،ہر وقت احکامات پر عمل کرنے کے لئے آمادہ رہنے والے۔،احکامات کے لئے سرنگوں ہونے والے۔،مملکت کے معروف احکامات کا حکم کرنے والے۔،اور برائ سے روکنے والے اور مملکت الہیہ کے احکامات کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔۔۔۔۔،اور ایسے مومنوں کو خوشخبری سنادو۔	

مباحث:۔

التَّائِبُونَ۔۔۔توبہ کے معنی ہیں کہ انسان سب سے پہلے اپنی غلطی کا ادراک کرے۔پھر اس کا اعتراف۔،پھر اس کے آئندہ نہ کرنے کا واعدہ کرے۔،اور جو نقصان ہوا ہے اس کی حتی الامکان تلافی۔

الْعَابِدُونَ۔۔۔فرمانبرداری۔،تابعداری۔

الْحَامِدُونَ۔۔۔مادہ ح م د ۔۔قدرت یا قوانین قدرت کی تعریف کا کوئی مقصد اور مفہوم اس وقت تک سامنے نہیں آتا جب تک کہ اس کی افادیت سامنے نہ آئے۔قدرت یا قوانین قدرت یا اس کے احکامات کے تحت بننے والی مملکت اس وقت تک لائق حمد نہیں جب تک کہ اس کے احکامات کے تحت ایک فلاحی ریاست کا وجود عمل میں نہ آئے۔

السَّائِحُونَ ۔۔۔بڑا معروف لفظ ہے۔معنی سیاحت۔۔،لیکن خداجانے مترجمین اس کا ترجمہ روزہ رکھنے والے کہاں سے اور کیوں کر تے ہیں۔

الرَّاكِعُونَ۔۔۔مادہ ر ک ع ۔۔معنی آمادگی کا اظہار کرنا۔،

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ	113
کسی سربراہ یا اہل امن کو شایاں نہیں کہ وہ ایسے کے لئے حفاظت طلب کرے جب کہ ان پر ظاہر یہ ہو جائے کہ وہ مشرک قیدخانہ کی سزا کے مستحق ہیں۔۔،خواہ وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔	
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ	114

	اور ابراہیم کا اپنے پیشوا کے لیے حفاظت طلب کرنا ایک وعدہ کے سبب سے تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے پھر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ مملکت الہیہ کا دشمن ہے تو اس سے برأت کا اعلان کر دیا۔ بے شک ابراہیم بڑے حلیم الطبع نرم دل تھے۔
مباحث:۔ غور کیجئے کہ سورہ مملکت الہیہ کا کچھ خاص مشرکین کی بابت برأت کے اعلان سے شروع ہوئی ہے۔ تمام سورہ کے مضامین مملکت الہیہ کے متعلق ہیں۔ اور ان آخری آیات میں سیدنا ابراہیم کی مماثلت بتائی جا رہی ہے۔۔۔، پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ان کا حکم بھی مملکت الہیہ سے متعلق نہیں ہوگا۔	
115	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
	ور مملکت الہیہ ایسی نہیں ہے کہ کسی قوم کو جب تک کہ مملکت الہیہ کے احکامات کی نافرمانی سے بچنے کو ان پر واضح نہ کر دے۔۔۔، صحیح راستہ پر پانے کے باوجود گمراہ قرار دے۔۔۔، یقیناً مملکت الہیہ ہر چیز کا علم رکھنے والی ہے۔
116	إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ
	یقیناً بلند و زیریں کی حکومت اسی مملکت الہیہ کے لئے ہی ہے۔۔، کامیابی و ناکامی اسی کے قوانین کے تحت ہے۔۔، اور مملکت الہیہ کے سوا تمہارا نہ تو کوئی سرپرست سے ہے اور نہ ہی کوئی مددگار سے ہے۔
117	لَّقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

	مملکت الٰہیہ نے سربراہ اعلیٰ کی طرف توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار کی طرف بھی توجہ کی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں بھی اس کی پیروی کی۔۔۔اس کے باوجود کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل کجی میں مبتلا ہونے کے قریب تھے۔۔۔پھر ان پر توجہ کی۔۔۔بے شک وہ ان کے ساتھ شفقت کرنے والی مہربان ہے۔	
118	وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ	
	اور کانا پھوسی کرنے والے جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی اور ان کے لوگ بھی ان پر تنگ ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ مملکت الٰہیہ کے سوا اس کے مقابلے پر کوئی پناہ نہیں۔۔۔، تو وہ ان پر متوجہ ہوا تاکہ وہ غلطی کا اعتراف کریں۔ بے شک مملکت الٰہیہ رجوع بہ رحمت ہونے والی ہے۔	
119	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ	
	اے ایمان والو! مملکت الٰہیہ کے احکامات کی تابعداری کرو اور سچ کر دکھانے والوں میں سے ہو جاؤ۔	
120	مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ	

	مدینہ والوں اوران کے آس پاس کے جاہلوں کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ مملکت الھیہ کے پیامبر سے پیچھے رہ جائیں اورنہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں یہ اس لیے ہے کہ انہیں مملکت الھیہ کی راہ میں جو بھوک وپیاس یا درماندگی کی تکلیف پہنچتی ہے یاوہ کفار کو غصہ دلانے والا قدم اٹھاتے ہیں۔ یا دشمنوں سے کوئی چیز لے لیتے ہیں مگر یہ کہ ہر بات پر ان کے لیے عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک مملکت الھیہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتی ہے۔	
121	وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	اور یہ کوئی چھوٹا یا بڑا خرچ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر یہ کہ اسے بھی ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ مملکت الھیہ انہیں انتہائی حسین انداز سے ان کے اعمال کی جزا عطا کرے۔	
122	وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ	
	اور یہ تو ممکن نہ تھا کہ سب کے سب مومن نکل آتے۔ تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک جماعت نکلتی تاکہ نظام حیات کے معاملے میں سمجھ پیدا کرتے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آتے تو ان کو پیش آگاہ کرتے تاکہ وہ بھی ہوشیار ہوتے۔	
123	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ	
	اۓ امن کے قائم کرنے والو کفار میں سے جو تمہارے ولی بن بیٹھے ہیں جہاد کرو اور وہ تم میں سختی پائیں۔۔۔، اور یاد رکھو کہ مملکت الھیہ مملکت ا کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔	

مباحث:۔

یَلُونَکُم ۔۔مادہ۔۔ول ی ۔۔دوچیزوں میں ایسا اتصال کہ اجنبیت حائل نہ رہے۔ولی اور مولیٰ ہم معنی ہیں۔دونوں کے معنی میں قرب اور اتصال کے معنی ماخوذ ہیں۔اسی لئے دونوں لفظوں کا اطلاق اللہ پر بھی ہوتا ہے اور بندوں پر بھی۔(علامہ عبدالرشید نعمانی)

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ	124
اور جب کوئی حکم دیا جاتا ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس حکم نے تم میں سے کس کے امن میں اضافہ کیا ہے۔۔۔،پس جو تو امن کے قائم کرنے والے ہیں ان کی کیفیت امن میں اضافہ ہوا۔۔،اور وہ خوشخبری بھی حاصل کرتے ہیں۔	
وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ	125
اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کی ذہنی گندگی میں یہ حکم مزید اضافہ کرتا ہے اور وہ کفر ہی کی حالت میں ناکام ہوتے ہیں۔	
أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ	126
کیا یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ انھیں ہر سال ایک دو مرتبہ آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔۔۔،پھر بھی اس کے بعد نہ تو غلطی کا اعتراف کرکے پھر غلطی نہ کرنے کا واعدہ کرتے ہیں اور نہ یاد رکھتے ہیں۔	
وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ	127

	اور جب کوئی حکم دیا جاتا ہے۔۔۔، تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے اور پھر پلٹ جاتے ہیں۔۔۔، تو مملکت الہیہ نے بھی ان کے دلوں کو پلٹا ہی رہنے دیا ہے کیونکہ یہ سمجھنے والی قوم نہیں ہے۔	
128	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ	
	یقینا تمہارے پاس وہ پیامبر آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے اور اس پر تمہاری ہر مصیبت شاق ہوتی ہے وہ تمہاری بھلائی کے بارے میں بہت خواہش رکھتا ہے۔۔،اور مومنین کے حال پر شفیق اور مہربان ہے۔	
129	فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ	
	پھر بھی اگر یہ لوگ واپس لوٹ جائیں۔۔۔، تو کہہ دو کہ مملکت الہیہ ہی میرے لئے کافی ہے۔۔،اس کے سوا کوئی حاکم نہیں۔۔،اسی پر میرا بھروسہ ہے۔۔۔،اور وہی عظیم اقتدار والا نظام ربوبیت ہے۔	